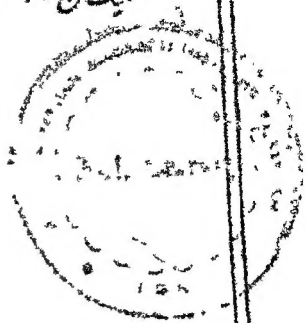


التفكيك عن

290
م

أخاء الشريك





بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء من عباده
 والصلاة والسلام على خير خلقه محمد وآله وصحبه الذين جاهدوا في الله خجلاً
 أما بعد اس تقریر مختصری پہلے چند رسائل اردو زبان میں واپسلی اثبات توحید و زبشرک کے
 کہے گئے ہیں ہر سال اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے اگرچہ معنایں ان کے ہمیا
 یکدیگر میں اور کیوں نہیں کہ کلام مسئلہ واحد میں ہے و لائل سائل کے اجیر شترک ہوتے
 ہیں نقطہ سب زبان اور انداز خاتہ و عنوان کا جدا ہوتا ہے یا بقت و کثرت اولہ کی ہوتی ہے
 سو اس جگہ صرف بیان کرنا تقسیم شرک کا طرف صغرو اکبر کے اور ذکر کرنا مسئلہ شفاعت یوم محسا
 کا مقصد ہے پس بس اس جگہ سے ہکا نام التفکیک عن انحاء التشريك رکھا ہے وباللہ التوفیق

فصل اول بیان میں تقسیم شرک کے

شرک دو نوع ہے اکبر و اصغر کو اکبر کو اللہ تعالیٰ بدون توبہ کرنے کے نہیں بخشتا ہے +

یہ شرک یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شے کو اللہ کا ہمنہر ہے اور جملہ اللہ کو دوست
 رکھتا ہے اسی طرح اوس تہ کو دوست کہے اسے شرک کے اندر یہ بات ہوتی ہے
 کہ غیر اللہ کو برابر اللہ کے ہنر یا جاتا ہے جملہ کو شہ کون نے اپنے معبودوں کو برابر
 خدا کے ہنر یا جاتا ہے چنانچہ وہ دوزخ میں اپنے خداؤں سے یہ بات کہیں گے تالیف
 ان کے نالی ضلال امین اذ نسویکھرب العلیلین علائکہ وہ ہبات کی مگر
 کہ اکبلا اللہ ہی خالق ورب ولیک ہریش کا ہے اور ان کے معبود نہ کچھ پیدا کریں اور نہ
 رزق دیں اور نہ ماریں اور نہ بجلائیں سوا انکا شہر کہ ہی تسویہ مساوات تھا محبت
 تعظیم و عبادت میں ہی حال سارے جہان کے شرکوں کا ہے بلکہ وہ سب محبت و
 دوستی میں اپنے معبودوں کے اللہ تعالیٰ کو چہر کر الہہ باطلہ کے یار غار بنے ہیں
 بلکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ انکو اپنے معبودوں کی محبت ہے جو کہ اللہ سے ہیں
 جتنا کہ اللہ کے ذکر سے خوش نہیں ہوتے ہیں اوتنے خوشی ان الہہ باطلہ کے ذکر سے
 ہوتی ہی اور اگر کوئی ان کے معبودوں کا تنقص کرتا ہے جو کہ انکے مشایخ میں تو ہر غصہ
 و غضب میں آتے ہیں کہ اوتنی تنقص کرنے رب العالمین سے خفا نہیں ہوتے اور جب
 ان کے خداؤں اور معبودوں کی حرمت میں کچھ کمی ہوتی ہے تو شیر و سگ کی طرح غضب میں
 آجاتے ہیں اگر اللہ کی حرمتوں کا ہتک ہو تو انکو کچھ غصہ و خشم نہیں آتا ہی بلکہ اگر کوئی شہتک
 کچھ انکو کہلا دیتا ہے تو اوس سے راضی ہو جاتے ہیں اور ان کے دل اوسکا انکار نہیں کرتے
 اور برا نہیں مانتے ہننے اور ہمارے غیر نے یہ بات کہل کھلا ہر ظہو کی ہے بلکہ تو فی ہے

دیکھا ہو کہ یہ شرک لوگ اوشے بیٹے نہو کر کہا تے بیار ہوتے اپنی خدا و معبود بطل کا
 نام لیتے مین اگلی زبان پر ذکر اوسکا آتا ہے اور مین ذکر اوسکے دل پر غالب تہا ہی وہ اکا
 انکار مین کرتے اور اس کام کو برا نہیں جانتے اور کیونکر جانین کہ اوسکا اعتقاد تو یہ ہے
 کہ یہ ذکر ایک دروازہ حاجت کا ہے طرف اللہ کے اور یہ معبود اوسکے شفع و وسیلہ
 مین نزدیک خدا کے سبب پرست ہی اسی طرح تے بل فرقی و ہلات و غرق
 و نحوہ کا نام لیتے بنے یہ یا علی حسین یا عبد اللہ کہتے مین وہی شرک انکے دل و
 مین ہی پرا ہو ہے جسکو مشرکوں نے ایک دوسرے سے بطور ورثہ کے بحسب
 اختلاف آلہ کے اخذ کیا ہے فقط اتنی بات ہے کہ اوسکے معبود و جس مین اور انکے
 معبود بشر اللہ نے ان شرکوں کے ہٹاف سے یون حکایت کیا ہے کہ وَالَّذِينَ
 اخْتَلَفُوا مِنْ دُونِهِ اُولَآئِیْمَا نَعْبُدْهُمْ کَالِیْقَرِیُونِ اِلٰی اللّٰهِ ذَلْفِ
 اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ
 یعنی جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کار ساز اپنے مقرر کئی مین اوسکا قول یہ ہے
 کہ ہم جو انکو پوجتے مین سو اسی لئے کہ یہ ہماری رسائی اللہ کے پاس کر اویں اللہ نے
 فرمایا کہ اس اختلاف کا فیصلہ دن قیامت کے ہو جائیگا پھر اللہ فی انپر کو اسی کفر و کذب کی
 دی اور فرمایا کہ ہم کہیں اون کو راہ راست پر غلامین کے اِنَّ اللّٰہَ لَیْہْدِی
 مَنْ هُوَ کَاذِبٌ کَثٰرٌ سُوْیَہٗ حَالٌ اَوْ شَخْصٌ کَاہِے جسنے اللہ کے سوا کوئی اور کار ساز ہوتا
 مددگار نہیں پایا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ ولی ہو گا اللہ سی نزدیک کر دیکھا اور ایسا

شخص نایب ہی جو اس بلائی بچلایا ہو بلکہ اس سے زیادہ شیعہ سوزنا ہو، وہی جو کلاس کام کے
 منکر کا دشمن نہ ہوں شرکوں کے دلوں میں اور انکی سنت کی خاطر لوں میں یہ بات تھی کہ
 یہ ہمارے آئندہ کے پاس ہماری سفارش شفاعت کرے اس لئے انہوں نے اذون
 اپنا شیخ نہیں لایا تھا اور یہ حسین شہد کی ہی اس نے اپنی کتاب میں لکھا تھا "ابطال کیا ہی تو
 یہ خبر دی کہ ساری شفاعت اللہ کی ہے اور اسکی پاس کوئی کیسی شفاعت کرے گا کہ وہی
 کہ جسکو خود خدایں اس بات کا اذون سے کہ ان اس شخص کی شفاعت کر اور یہ جب لگا کر آئے
 اس شخص کی قول عمل کو پسند کر لیا سو ایسے لوگ یہی اہل تہذیب و تمدن کی جنہوں نے اللہ کے
 کے کو اپنا شیخ نہیں لایا تھا اسکی شفاعت کی ہی اللہ تعالیٰ جسکو چاہے گا اذون لگا
 کیونکہ انہوں نے سو اللہ کے کسی کو اپنا سفارشی نہیں لایا تھا بے نرمی اللہ کے حامی تھے اور انہیں
 انکا مہر وہاں قال تعالیٰ ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیه شرکاء متشاکسون ورجلاً
 سلماً للرجل هل یتویان مثلاً الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون یعنی بتائی اللہ نے ایک کہا
 ایک مرد ہے کہ او میں کہی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر جو
 ہے انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پہر بہت لوگ سمجھ نہیں کہتے یہ مثال ہے حج ایک رب کی
 بند سے ہیں اور جو کئی رب کی بند ہی اس سے یہی معلوم ہوا کہ مود و مشرک برابر نہیں تھے
 سو براسعادت مند ساتھ شفاعت کے وہ ہوگا جسکے لئے اللہ تعالیٰ اذون شفاعت کا
 دیگا یہ وہ صاحب توحید ہی جسے سو اللہ کے کسی کو اپنا شیخ نہیں لایا تھا
 اور وہ شفاعت جسکو اللہ و رسول نے ثابت کیا ہے یہی شفاعت ہوگی جو عز و اللہ کے

اذن سے صادر ہو چکے اور جس شفاعت کی اللہ نے نفی کی ہے یہ وہ شفاعت
 شریک ہے جو دل میں اذن شکر کون کے بے جہنوں نے اللہ کے سوا اور
 شیخ ٹھہرائے ہیں سوائے ساتھ معاملہ شفاعت کا برخلاف ان کے قصد کے
 ہو گا اور موحیدین فایز شفاعت ہوں کے حضرت کے قول میں جو ابو ہریرہ
 سے کہا تھا مائل کرنا چاہئے انہوں نے حضرت سے پوچھا تو ہا من اسعد
 الناس بشفاعتک یا رسول اللہ قال اسعد الناس بشفاعتی من قال
 لا اله الا الله اس بکرا عظم اسباب واسطے حصول شفاعت کے اسی تجربہ توحید کو
 ٹھہرایا ہے یہ برعکس اوس کے ہے کہ شرکوں نے سمجھا ہی کہ شفاعت شفا رتھر کرنی ہے
 اور اون کے عبادت کر پنے اور اللہ کو چھوڑ کر اون کے موالات رکھنے سے ملتی ہے
 حضرت نے اون کے زعم کا ذب کو منقلب کر دیا اور یہ کہدیا کہ سبب
 شفاعت کا تجربہ توحید ہے اللہ تعالیٰ شافع کو اذن دیگا کہ تو شفاعت
 کرتے ہیں؟ و شفاعت کریگا شرک کا یہ اعتقاد کہ جس نے کسی کو اپنا ولی
 و شیخ ٹھہرایا ہے وہ اوس کے شفاعت کرے گا اور یہ شفاعت نزدیک
 خدا کے نفع دے کی جٹسج کہ خواص ملوک و ولایہ اپنے دوستوں کو
 نفع پہنچاتے ہیں جہل محض ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ اللہ کے پاس کوئی
 شفاعت نہیں کرتا ہے گراوس کے اذن سے اور اللہ اذن شفاعت کا
 نہیں دیتا ہے گراوسی شخص کے حق میں جس کے قول و عمل کو وہ پسند کرتا ہے

اللہ نے فصل اول میں یون منسبہ مایا ہے من ذل الذین شفع عندہ کہ باذن
 اور دوسری فصل میں یون کہا ہے ولا یشفعون الا لمن ارتضی تیری
 فصل یہ ہے کہ وہ کسی کے قول و عمل کو پسند نہیں کرتا مگر اسی توحید و اتباع
 رسول کو یہاں وکلی میں جسکا سوال سارے اولین و آخرین سے ہوگا ابراہیم
 کہتے ہیں کللتان یسئل عنہما الاولون والاخرون ماذا کنتم تعبدون و یذا الذین
 یہ تین فصلوں میں جو کہ درخت شجر کو دل سے اس شخص کے جو انکو یاد کر لے
 اور سمجھ لے قطع کرتے ہیں شفاعت نہ ہوگی مگر اللہ کے اذن سے اور اذن نہ ہوگا مگر اس
 شخص کے لئے کہ جسکے قول و عمل کو پسند فرمایا گیا اور کسیکا قول و عمل پسند نہ ہوگا مگر
 توحید و اتباع رسول سوا اللہ تعالیٰ اور انکو انکے شرک کو جو غیبر کو برابر اللہ کے
 کرتے ہیں ہرگز نہ بخشے گا کمال قال تعالیٰ فوالذین کفر و ابرہیم بعد لقن
 امح قولین یہی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غیبر کو عبادت و مولات و محبت میں اللہ کے
 برابر کرتے ہیں جس طرح کہ دوسری آیت میں منسبہ مایا ہے تاکل ان کمال فی
 ضلال مبین اذ نسق یحکم رب العالمین اور جس طرح کہ سورہ بقرہ میں کہا ہی
 یحبوا انھم کحب اللہ تو مشرک کو دیکھتا ہے کہ اوکا حال اوکی عمل کو جھٹلاتا ہے
 کیونکہ قول اوکا یہی کہ میں نہ انکو برابر اللہ کی دست کہتا ہوں اور نہ اسکی برابر سمجھتا ہوں
 لیکن پہراونکے لئے غصہ کرتا ہے اور جب ہنگ اوکی حرمت کا کرو تو اللہ کے
 ہنگ مت سے یہی زیادہ غضب میں آتا ہے اور انکے ذکر سے ہشاش بشاش

ہوتا ہے نفس و شہید کوئی یہ ذکر کرے کہ وہ انشاء لہیات و کشف کربات و قضاء حاجات
 آرتے ہیں اور ایک دروازہ بین دسیان اللہ تعالیٰ اور درمیان او کے بندوں کے تو نہیں
 دیکھتا کہ شرک کا نام لینے سے کتنا شادان فرماں ہوتا ہے اور دل اور کاظم
 ان کے ناکر کرتا ہے اور لواعج تعظیم و خضوع و لواعج موالات سبحان میں آتے ہیں اور ب
 ز سے اللہ کا ذکر کرو اور تجربہ یہ تو یہ بیان کرے تو اون کو ایک وحشت و نسیق و حرج لاحق
 ہو جاتا ہے اور اپنے الہ کے متعجب و کسب پر حرج کی بہت لگاتے بلکہ تیرے دشمن ہو جاتے
 ہیں اللہ سے یہ حال اونکا خیال دیکھا ہے اور انہوں نے ہم پر بہت لگائی اللہ ان کو
 دنیا اور آخرت میں رسوا و غار کر ستے اونکی محبت سوا اسکے کچھ نہیں ہے کہ جو بات اونکی
 اخوان نے کہی تھی کہ یہ شخص ہمارے خدا ان کو عیب لگاتا ہے وہی بات یہی کہتے
 ہیں کہ یہ شخص ہمارے مشائخ کا متفق کرتا ہے جو کہ ہمارے ابواب حاجت میں طرف
 خدا کے نصاریٰ نے یہی یہ بات حضرت سی کہی تھی جبکہ حضرت نی اون سی کہا تھا کہ سچ
 کی بندے ہیں تو کہنی کے تنقصت المسیح و عیبتہ اسطرح اشباہ مشرکین اوس شخص سے
 کہتے ہیں جو کہ اون کو تبرکے اوثان مہودہ اور ساجد ٹھہرانے سے منع کرتا ہے اور
 کہتا ہے کہ تم انکی زیارت اوس طسیر پر کرو کہ جلیل اللہ و رسول نے اذن دیا ہے تو یہ جواب
 دیتے ہیں کہ تو نے صحابہ و تبرک کی تحقیق کی اب اس تشابہ قلوب کو دیکھنا چاہیے کہ گویا
 ایک فی دوسرے کو اس شرک کی وصیت کر دی ہے ومن یعبدی اللہ فهو المصتد
 ومن یضلل فلن یجد لہ ولیا متہدا اللہ نے سارے اسباب چکنے ساتھ اہل شرک

تعلق رکھتے ہیں قطع کر دے اسکو دشمن بنانا ثابت ہوتا ہے اور یہ بات چنانچہ
 کہ بسنے اللہ کے سوا کسی اور کو ولی و شفیع نہیں آیا ہے او کی مثال کرنی کی سی ہے
 کہ اوسنے ایک کہہ بنایا اور سب سی زیادہ بودا اور کمزور کرنی کا کہہ ہوتا ہے قال تعالیٰ
 قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ دَعَبْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
 فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَوْمَئِذٍ لَا يَمْلِكُ مِنْهُمْ ظَلِيمٌ وَلَا يَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
 اس آیت میں رتبہ شرک فی التصرف کا اور اثبات ہے نفی نفع شفاعت کا اور
 یہ بات کہ شفاعت ہی اذن کے بغیر شرک فی جکواپنا مسبو و نہیں آیا ہے وہ
 اسی لئے کہ اوس سے نفع ہاتھ آئی اور یہ نفع ہاتھ نہیں آتا مگر اوس کی جگہ پر کوئی
 منجملہ ان چار خصال کے ہوتی ہے یا تو وہ مالک اوس چیز کا ہو گا جو عباد کی اوس سے
 مراد ہے اگر مالک نہ ہو گا تو مالک کا شریک ہو گا اگر شریک ہی نہیں ہے تو او کا شریک
 ظہیر و مددگار ہو گا اگر حسین و ظہیر ہی نہیں ہے تو نزدیک مالک کی او کا شفیع ہو گا سوا اللہ
 ان چاروں مرتبوں کی نفی کی اور ترتیب وار کے واسطے سے طرف ادنیٰ کی انتقال کیا کہ
 شرک و مظاہرت یعنی مددکاری شفاعت یعنی سفارش کو جو کہ مطلوب شرک ہے منتفی
 فرمایا اور ایسی شفاعت ثابت کی حسین کسی شرک کا کچھ حصہ نہیں ہے اور یہ شفاعت اللہ کی
 اذن سے ہو گی یہ آیت ایک نور و رہبان و نجات و تجرید توحید ہے اور اصول مواد
 شرک کو بالکل قطع کرتی ہے سمجھنے والا اسکو بخوبی سمجھتا ہے اور مترآن اس طرح کی
 آیتوں سے اور اسکے نظائر و شبابہ و امثال سے مشغول و مملو ہو کر کفر لوگ داخل ہونا

و قیام کو بھی اس آیت کی اور متضمن ہونا اس آیت کا اور قائل کو نہیں جانتے ہیں بلکہ یہ گمان کرتے ہیں کہ بس نوع و قوم کے حق میں یہ آیت آئی تھی وہ لوگ چل بسے اور انہوں نے کوئی وارث اپنا نہیں چھوڑا یہی گمان فاسد درمیان انسان کے دل اور درمیان مہتمم قرآن کے مائل ہوتا ہے ہم قسم کہاتے ہیں کہ وہ لوگ چل بسے ہیں تو مثل ان کی یا بڑے اونے یا کمتر اونے ان کی وارث موجود ہیں قرآن انکو اسی طرح پر متادل شامل ہی طرح کہ ان اہل شرکوں کو شامل متادل تھا لکن ثابت وہ ہے جو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہی ہے اغنا ینقض عری الاسلام عرۃ عرۃ اذا نشأ فی الاسلام صلہ یعنی البنا علیہ یہ سئلے کہ جب ایک شخص جاہلیت کو نہیں پہچانتا ہے اور نہ اوس چیز کو جس کا قرآن نے عیب ذم کیا ہے تو وہ اوس جاہلیت و امر صاب و مذموم میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اوس کام کو مقرر رکھ کے لوگوں کو اوس کے طرف بلاتا ہے اور اوس شے کو صواب و مستحسن بتاتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہی کام ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے یا مثل ان کی یا بڑے اوس سے یا کمتر اوس سے اس لیے اس سبب ہی رسی اسلام کی ٹوٹی جاتی ہے اور اندک اندک ہو کر منقطع ہوتی ہے اور معروف منکر اور منکر معروف ہو جاتا ہی اور بدعت بدعت اور سنت بدعت بن جاتی ہے اور آدمی کے کفر فیض بیان تجرید توحید پر اور اوسکی تبلیغ متابعت رسول اسلام اور مخالفت ہو اور بدعت پر جوتی لگتی ہے اور جبکہ اللہ کی بصیرت دی ہی راہ کا دل نہ سلاست و اس امر کو انہیں نہ لگتا ہے۔

فصل

شرک مہتر نہایت کثیر و عام ہے جیسے ریاد و تفسخ کرنا اور غیسہ اللہ کی قسم کھانا حضرت نبی

فرمایا ہے: **مَنْ جَافَ بَغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ أَشْرَكَ بِمَا جِئَ بِهِ كَمَا مَآ شَاءَ اللَّهُ وَشَفَّ يَأْمُنُ بِاللَّهِ**
وَمَنْ لَمْ يَأْمُنْ بِاللَّهِ وَبِالْحَمْلِ بِمَا مَالِي كَمَا أَشَرَّ وَأَنْتَ يَا مَعْ كَمُلْ عَلَى اللَّهِ وَعَلَيْكَ يَا لَوْلَا أَنْتَ لَوِ كُنْتَ كَمَا
يُنْفِ عَوْدَهُ جَافَ اور تو جَاف ہے یا یہ کہہ کر طرقت اور تیری طرف سے یا میرا اللہ ہے
اور تو ہے یا سوا اللہ کے اور تیری کوئی میرا نہیں ہے یا میرا ہر دسا اللہ پر اور تجھ پر ہے یا اللہ
نہو تا تو ایسا نہو تا یا اوپر اللہ ہے اور نیچے تو ہے سو یہ شرک نہ کر کہیں بحسب حال نقد
قائل کے شرک کہہ رہا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شخص حضرت سے کہا ہوا
مَا شَاءَ اللَّهُ شَيْئًا لِيَأْجِبَ لِي عَنْ شَيْءٍ کیا تو نے مجھے اللہ کا ہر شے پر اقل **مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ**
یعنی یہ کہہ کر جواب دیا ہے حالانکہ یہ لفظ الفاظ مذکورہ کی نسبت بہت خفیف و بلیغیت ہے
انواع شرک میں ایک یہ ہے کہ مرید پیر کو سجدہ کرے یا اوسکے لئے توبہ کرے
یہ شرک عظیم ہے میں کہتا ہوں یہی حکم تصور شیخ اور ربط قلب بالشیخ اور مرقیہ شیخ
کا ہے ایک جہان اس بلا میں گرفتار ہو رہا ہے دوسرے نوع یہ ہے کہ غیر اللہ پر توکل
اور اوسکے لئے عمل کرے اور انابت رجوع و خضوع و خواری و خاکساری بجا لائے یا
اوسکے پاس حج و زرق کی کرے اور اللہ کی نعمت کو غیر کی طرف لٹکائے تیسری نوع
یہ ہے کہ غیر اللہ کی نذر مانے یہ شرک حلف بغیر اللہ سے بھی عظیم تر ہے جب حلف
بغیر اللہ شرک نہیں تو نذر بغیر اللہ بالاولے شرک ہو گا حدیث میں عقبہ بن عامرؓ فرمایا ہے
النذر حلفا یعنی منت مانا حلف ہی چوتھی نوع یہ ہے کہ مردوں سے حاجتیں مانگے
اور اونسے استعانت پراسنے اور انکی طرف متوجہ ہو اصل جہان ہر کے شرک کی یہی

نوع ہے اسلئے کہ میت کا عمل تو منقطع ہو چکا ہے وہ اپنی ہی جان کے نفع و نقصان کا
 مالک نہیں ہے تو وہ دوسرے کی وجہ کو اس سے استغاثہ کرتا ہے یا کسی حاجت کا سائل
 یا اسکو اللہ کے پاس شفع ٹھہراتا ہے کیا سود و زریاں بچا لیک یا یہ چل ہے اس مشرک کا
 حال سے شافع و مشنوع عند اللہ کے جسطرح کہ اوپر کر چکا ہے کہ اس شفع کو یہ قدرت
 نہیں ہے کہ وہ کسی سفارش نزدیک اللہ کے کرے کہ اللہ کے اذن سے اور اللہ نے
 اس مشرک کے استغاثہ و استعانت و سوال کو سبب اذن کا نہیں ٹھہرایا ہے سبب انکا
 تو یہی کمال توحید ہے بلکہ اس مشرک نے وہ کام کیا جس سے کہ اگر اذن ہوتا تو اب نہوگا
 اسکی مثال وہ شخص کیسی ہے کہ وہ اپنے کام نکالنی کو ایسا کام کرے جو اس کام کو نہونے
 دے یہی حالت ہی ہر مشرک کی اور میت تو خود اس بات کا محتاج بنے کہ یہ شخص اسکی لئے
 دعا کرے اور اوپر ہر مان ہو اور اسکے واسطے اللہ سے مغفرت مانگے جسطرح کہ حضرت نے ہکو
 وصیت کی ہے کہ جب ہم قبور کی زیارت کریں تو ہکو چاہیے کہ ہم مردوں پر رحم کریں اور
 اونکی لئے اللہ سے عافیت و مغفرت چاہیں مشرکوں نے اس وصیت کو برعکس کر ڈالا
 اور اونکی زیارت بطور عبادت کے مقرر کے تاکہ اون سے قضاء و حوائج طلب کریں اور
 استعانت چاہیں اور اونکی قبر کو اوثان ٹھہر لیا کہ وہ پونے جاتے ہیں اور اس زیارت
 شرکیہ کا نام حج رکھا اور وہاں جا کر ٹھہرنا اور سر منڈانا مقرر کیا اور پیر زادوں اور
 مریدوں نے قبر کے پاس بیٹھ کر مراقبہ کرنا شروع کیا اور اسکا نام استغاثہ و حافی رکھا
 اور اپنے قلب کا ربط ساتھ اس کے روح کی اعتقاد کیا تو اس صورت میں انہوں نے دور

جمع کے ایک شرک بالمعبود و تغیر دین دوسری مساوات اہل توحید اور نسبت کرنا اہل
اسلام کا طرف متفقین اموات کے حالانکہ یہ خود شرک کر کے اللہ تعالیٰ کی متفقین کی ہیں
اور نیز یہ اون اولیاء کے جو کہ موجد خالص تھے اور کہیں انہوں نے کسی شئی کو اللہ کا
شریک بنایا تھا مذمت کرتے ہیں اور ان کے دشمن عین جہت ہو گئے ہیں سو جنکے ساتھ انہوں نے
یہ شرک کیا ہے انہیں کا خالص متفق غایت درجہ کا کرتے ہیں اسلئے کہ انکو یہ گمان ہے
کہ وہ مقبولین انکی ان افعال و حرکات سے راضی ہوتے ہیں یا انہوں نے انکو حکم دیا ہے
کہ تم یہ کام کیا کرو اور وہ بسبب ان افعال کے ان کو پرستون کے کار ساز ہو گئے ہیں
حالانکہ یہ سارے کو پرست پر پرست توحید و رسل کے دشمن ہیں ہر زمان ہر مکان میں
اور انکے تابعدار و انکی بہت کثرت ہے اللہ تعالیٰ اپنے خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کو
جراثے خیر دے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی و اجنبی و بختی و ان نعبد
الاصلنام رب انھن اضلالہ کثیرا من الناس اس شرک اکبر سے کسی نے نجات پائی
مگر اسی شخص نے جس نے اللہ کی توحید کو مجرود کیا اور اللہ کی راہ میں شرک کو نکاح دشمن بن گیا اور
انکی دشمنی کو اللہ کا قرب سمجھا اور نرسے ایک اکیلے اللہ کو اسنے اپنا ولی و خدا و معبود بنایا
اللہ کا دوست بنا اوسی سے در کہا اوسی کا امید وار رہا اوسی کے سامنے خوار و ذلت
اختیار کی اوسی سے استعانت چاہی اوسکی طرف التجا کی اوسی سے مستیث ہو اور اپنے
قصد کو اللہ کے لئے خالص کیا اور اوسکے حکم کا تابع و مع ہوا اوسکے رضامندی کا طریقہ
جب انکا تو اللہ ہی سی انکا جب استعانت کی تو اوسی سے مدد چاہی جب عمل کیا تو خالص

اوسکی لئے کیا فیض اللہ تعالیٰ واللہ اعلم بالصواب گوگانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ازاں
 عبارت کے کہا ہے کہ دیکھ کہ سطر کی تفسیر یہ ہے کہ اس امر کے کہ جو کام یہ گور پر
 کرتے ہیں دشرک اکبر ہے بلکہ اصل شرک تمام عالم کا ہیں ہے اور یہ جو کہا ہے کہ انہ
 عداوت رکھنا چاہیے سو ٹھیک کہا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تجد
 قوم یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ امر سوء یا ایہا الذین
 امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الی قوله کفرنا بکم و بدد ابیننا
 و بینکم العداۃ و البغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحده
 انتہ میں کہتا ہوں کہ سو شرک اکبر کے جتنے انواع شرک کے ہیں وہاں با شرک اصغر ہیں
 الا انما اشار اللہ تعالیٰ جیسے گور پرستی پر پرستی کہ یہ سب نزدیک علماء محققین کی شرک
 اکبر ہے نہ اصغر اور جیسے اختیار کرنا سفر کا و اسطی زیارت قبور دور دست کے خواہ وہ
 قبر کسی پیغمبر کی ہو یا کسی لی یا پر شہید کی اور جیسے اولیاء و صلی کو واسطہ تقرب و شفاعت کا
 نہیں ان نزدیک اللہ کے اور کفر سے یہی شرک اصغر مراد ہوتا ہے لکن ادنی غفلت
 جہل سے پہر ہی منہ اکبر ہو جاتا ہے جیسے یا و عمدہ اسکو شرک مخفی فرمایا ہے جب
 خلوص جا کر نرا کہا نا سنا مار ہوتا ہے تو ریاکار شرک نہیں جاتا ہے یا جیسے تصور شیخ
 کہ انجام اسکا شرک اکبر ہو جاتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ شرک کے ستر درج ہیں اور بدعت
 بہتر اور جو علامت و مذمت شرک و بدعت کی قرآن حدیث میں آئی ہے شاید کسی کے
 اور مصیبت کی لئے آئی ہوگی بلکہ منبع ہر عریان کا یہی شرک و بدعت ہی جب کسی آدمی کے

مسکینین میں نفل جاتا ہے تو پھر ناکام کو کچھ دے دے دال میں باقی نہیں رہتا لیکن
 بڑا ہندو کا ان کو پرستون پر پرستون کوئی دیا ہی کہ تم لوگوں کے اولیاء و مصلیٰ کی تعظیم کو
 اونسے محبت کرتے ہو انکی تزییناد کرنی اور سنت دینی سے قیامت میں یہ تمہاری
 سفارش ہو جائیگی یہ کچھ شے کہ نہیں ہے شے کہ تو جیتے تاکہ تم انکو اللہ کا شریک خلق
 آسمان زمین میں سمجھتے سناں امت کوئی دل فی فی شہورہ ایس کو پسند کر قبول کر لیا اور یہاں
 مسخر سے بکرا بیان سے نعمت کو رو بہ خرچ کر کے برباد کر بیٹھا اور یہ بھیجی قرآن مجید
 کے احکام کچھ خاص ساتھ اون لوگوں کے نہ تھے جبکہ حق پرستہ ان اور نہ یہ یا حدیث
 آئی ہے بلکہ یہ حکام تا یوم النبیام ہر مسلمان کے متین عام ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو قرآن
 معجزہ باقی نہ رہتا ہے اصل پیر تہا ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے غم میں و حیرت
 جہوری میں جیتاں تم اونکو پچھڑے رہو گے گمراہ نہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے
 رسول کی سنت لیکن امت فی عکس القیض کیا کہ قرآن کے عوض میں شہرہ کی تہیا
 کیا اور سنت کے عوض میں بدعت مولیٰ انکے نزدیک قرآن فقط سہلی ہے کہ
 گہر کے طاق یا الماری یا صندوق میں رکھا ہے اور لوگوں کے سامنے یہ کہا جائی
 کہ ہمارے پاس نسخہ مستہ آن کا بہت عمدہ و خوشخط مطلقاً مذہب کجواب یا طلسم منحل
 کے جزو ان میں بہت قیمتی جلد کا ہے اور بہت ہوا تو کا ہے مابینہ او سکون کمال کر چکا
 جاٹ کر رکھ دیا کچھ سہلی نہیں ہے کہ اوسین تلاوت کی جائی اور تہذیب عمل میں آئے
 اور اپنے ہر حال قال ففل کو اوس سے ملا کر دیکھا جائے کہ کونسی بات ہماری ظاہراً

یاباطنا موافق ہے اور کوئی حالت صوری و معنوی مخالف ہے اسلیٰ کہ قرأت و دست
کتاب اور سے یہی امر مقصود ہے نہ مجرد نظر و تقییل پر جو شرک و بدعت عربی شناس
فارسی خوان ہین اور غلامولوی کہلاتے ہین اؤ کما تعلق قرآن سے فقط اسے قدر رہتا ہی
کہ کوئی لفظ یا آیت ایسے اہتہ آجائے جس سے استبدال کسی مشرک و بدعت کی جواز
پر ہو سکے اگرچہ تاویل بعید و توجیہ ماسدید سے ہو اور ہر چند بدالات تشتمل بالکثر بہتہ خارج اؤس
مدحا کا ہو سکے گو اؤس کے مقابلہ میں ایک حصہ کافی آیات بیانات و دلائل منہات کا موجود
کیون نہ ہو ہی حال سنت مطہرہ کا ہے کہ اول تو اہل شرک و بدعت خصوصاً گورپرست
پرپرست اور مقلدین مذہب کی دل اؤس سے نفرت کرتے ہین اسلیٰ کہ دواوین شیخ
مین مخالفت ظاہر ساتھ اس مشرک اور قیل قال جال کے ہے اور اگر ہزار میں ایک
و ہٹے ریاء و منافرت کے متوجہ طرف اتحصال علم سنت کی ہوتی ہین تو کتاب مشکوٰۃ
شریف سے آگے تجاوز نہین کرتے اور اگر کسی نے بفرض محال صحاح ستہ کو پڑایا
یا سن لیا تو اؤس کا مطلب ہی یہی ہوتا ہے کہ اپنی بدعت کو ثابت کرے اؤ صحیحین کے
حدیثون پر احادیث سنن کو ترجیح دیکر اپنے مذہب اور امام کی حمایت کری چنانچہ صنیع
مقلدین مذہب سی یہ بات بخوبی ثابت ہی ہر کتاب اہل تقلید کے اس دعوے پر
شاہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضرت نے اپنی حدیثون میں سارے
مواد اہل مسبور و معتدین اموات و مقلدین مذہب کو جرّے اؤ کثیر ذالاب ہے
یہ بات ہے اور ہی کہ کوئی یہ سمجھے کہ ہم مصداق ان آیات و حدیث کی نہین ہین انکی

سداق اوسی زمانہ نبوت کے شرک و تعدد و اہل جاہلیت تھی لیکن اس اعتقاد میں اہل اسلام
شریعت اسلام کا اور انکار مریح ہے قبول میں حق سے جو کوئی ایسا زعم کرتا ہی مسلمان
نہیں ہے شرک و بد دین و زندقہ و مرتد ہے کون شرک اس سے بڑا کہ وہ کواہست کے
لوگ اعداد است کو گود و دل ہوں یا پیشہ پید اپنا شیخ و مربی الی اللہ سچے ہیں ہم سوائی سیا
اور ان اصحاب و اہلیت کے جنگی لئے حضرت فی گوہی جنت کی دی ہے کسی کے لئے
فلسی مشی ہو کیا حکم نہیں کیسے ہیں اور ہو کہ یہ علم غیب نہیں ہے کہ لکھا خاتمہ بالآخر ہو اور لکھا ہوا
ہاں جسکو کہنی صلاح و توفیق پاتا ہے اور اس کی پودہ مرگیا ہے اوکل حق میں حسن نہیں کہتے
ہیں تو مجھ و ہماری حسن ظن سی ہم اوکو شفیع و مقرب اپنا نزدیک خدا کے نہیں کہیں گے
بلکہ اگر ہو کہ انکی حسن خاتمہ و منفرت کا یقین کامل ہی ہو جائے تب ہی ہم جانتے ہیں کہ وہ
ہرگز کسی شرک و جہتی کی سفارش نزدیک خدا کے نہیں کریں گے اور اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو پھر
اللہ کے اولیا ہوں گے بلکہ اعدائے ہرے کہ اوکل خلاف مرضی بریجرات کر نیو طیار زمین لانکہ
یہاں اولیا و صلحا کا ذکر کرنا اور انکا نام واسطے سر انجام تقریب و شفیع کی لیا ہی سر کی
خلاف ہے اسلئے کہ نبی سے بڑا کہ کوئی بشہ نزدیک اللہ کے بزرگ تر و مقرب تر نہیں ہوتا ہے
پھر ملاکہ مقربین بزرگ ہیں موجب سل ملاکہ بی اوکے مرضی اذن کے شفاعت کریں گے
پھر کسی اور شخص کی کیا وقعت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ اولیا و صلحا ہوتے او سدن
ان کو پرستون اور پرپرستون کے دشمن ہو جاویں گے اور انکو اس بات کا ڈر ہو گا کہ کہیں
میں سے یہ سوال نہ کر ان لوگوں نے جو تمہاری نذر نیار کے اور تمہاری قبر چرچہ سلج جلائی

اور کتبہ بنائی اور چادرین ڈالیں اور پرہ سے لٹکاتے اور قبر کا طواف کیا اور بری نبری
 قبر میں خیمہ و بلند طیار کین اور نگو انہوں نے اپنا مترب شفعہ نہیں کیا اس کام کے کر نیکا
 تینہ آؤ کو حکم دیا تھا یا تم اونسے اس کام پر راضی تھے کہ دو دور دور سے چکر تبارشی بارت
 کے لئی آئیں اور تبارشی فات کی دن کو عرس نہیں لڑیں اور تمہارے نام کا جانوز بچ کرین
 اور وقت سختی کے ٹگو پکارین اور مصیبت میں تمہاری دہائی دین اور تمسے شفاء مر لیں و غائب
 و کائناتش رزق اور تولد و اولاد کا سوال کریں اسلئے کہ قرآن میں اس جنس کا سوال ہونا صحیح علیہ السلام
 سے آیا ہی انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین منی و نالھ مالکھ امھ لھما لے
 کو خوب معلوم ہے کہ سیح اور ان کی مانگا دامن اس لوٹ سی بالکل پاک ہے مہند ایہ سوال جو
 اونسے ہو گا وہ اسی لئے کہ اس امت اسلام کی یہ گور پرست و پیر پرست بخوبی سمجھ لیں کہ یہ کام
 شرک خالص اور بدعت بہکلیہ ہے اور یہ رشوت دنیا اہل قبور و مجاورین مقبرہ کو کچھ سود
 نہو گا بلکہ وبال اسکا انہیں کی گردن پر آئیگا۔ **فصل** شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بعض
 رسائل میں لکھا ہے کہ شفاعت میں لوگوں کی لئے کئی طرح کے گراہی ہے جسکو ہم نے اور جگہ
 بسطی لکھا ہے بہت سے گور پرستوں پر پرستوں کو یہ گمان ہے کہ یہ شفاعت بسبب
 اتصال کے ہوگی جو شافع کو ساتھ شفعہ لے کے ہے بطرح کہ ابو حامد وغیرہ نے ہکا ذکر کیا
 یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت پر بہت درود پہنچاتا ہے وہ بہ نسبت غیر کے زیادہ حقدا
 شفاعت کا ہی اسبط جس شخص کو ساتھ کسی شخص کے زیادہ در حسن ظن ہوتا ہی اور اسکی
 تعظیم بہت سی کرتا ہے و داتنی بشفاعت ہی سو یہ بات غلط ہے بلکہ یہ قول مشرکوں کا ہی

جو یہ بات کہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو اسی لئے دوست رکھتے ہیں کہ وہ ہماری شفاعت
 کریں انکا گمان یہ تھا کہ جو کوئی کسی ایک فرشتہ کو دوست رکھتا ہے یا کسی نبی یا صالح کو تو
 یہ ایک سبب ہی واسطے اسکی شفاعت کے علاوہ بات یوں نہیں ہے بلکہ سبب
 شفاعت کا اللہ کی توحید اور اخلاص میں لڑنے سے سوچ شخص بتنا اخلاص میں یاد رکھتا ہو گا
 اور تنہا ہی مقدار شفاعت کا نہیں کیا جس طرح کہ وہ مستحق انواع رحمت کا ہو گا اسلی کہ مبدء او
 خاتمہ شفاعت کا طرف سے اللہ کی ہے وہ ان کوئی کسی کا شفع نہیں ہو سکتا ہے مگر اللہ کے
 اذن سے اللہ ہی شافع کو اذن دیگا تب کہیں زبان واسطے شفاعت کے کہو لیگا
 اور اللہ ہی شفاعت کا قبول کرے والا ہے یہ شفاعت ایک سبب ہی بخیر باب رحمت
 الہی کی جس بندے پر اللہ چاہیگا رحمت کریگا اور بڑی مستحق اس رحمت کی اہل توحید و انبیا
 ہیں پس جو کوئی تحقیق اخلاص میں اکمل نکلیگا وہی مقدار رحمت کا نہیں کیا اور جن گناہگار
 سیئات حسنات پر رائج وغالب ہوگی اور انکی تراز و ہلکی پڑ جائیگی وہ مستحق ان کے
 ہونگی پھر انہیں جو اہل لا الہ الا اللہ ہیں انکو انکی بسبب انکی گناہوں کے پونچے کی اور اللہ انکو
 ایک طرح کی موت دیگا وہ انکو جلا دے گی مگر موضع سجود کو نکھائیگی پھر اللہ انکو بسبب شفاعت
 ان کے نکال کر جنت میں داخل کریگا یہ بات عادیث صحیحہ میں آئی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ
 سارا داردار اس کا روبرو کا کلمہ اخلاص پر ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ نہ شرک پر صلح کر
 یہ جاہل گمان کرتے ہیں اتنے اور یہ سوال تمہارا کیا یہ کاروائی اویں مسلمان کی
 حق میں ہوگی جس سے بالکل شرک نہیں ہوا ہے انکا جواب یہ ہے کہ جو شرک اصغر ہو جس سے

سادہ ہوتا ہے اور وہ باوجود کوشش کی اتباع امر خدا و رسول میں نہیں جانتا ہے کہ یہ کام
 شرک ہی تو امید ہے کہ یہ امر او کو وہ معرفت میں خارج کرے اسی طرح کوشش کی اشیاء
 صحابہ سے سادہ ہو گئی تھیں جیسے قسم کھانا باب و اوون کے یا کہہ کے یا یہ کہنا کہ ماشاء
 اللہ و شئت یا ماشاء چھ یا یہ کہنا کہ ہمارے لئے یہی ایک ذات انوار مقرر کر دو گن جب
 او نیز حق ظاہر ہو گیا تو وہ تابع حق ہو گئے اور کوئی جبر کہ قصہ انہوں نے نہیں نکالا جس طرح
 رعیت اہل جاہلیت کے اسٹے مذہب آثار و رسوم ابداد و عادات کے ہوتی ہے اور جنہوں
 کہ دعویٰ مسلمانی کا کرتا ہے اور مہذب بڑے بڑے کام شرک کے کرتا ہے اور جب او سیر
 آیات اللہ کو قنات کیا جاتا ہے تو اس کا رخ ظاہر کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو
 انسان یہ کام بسبب جہالت کی کرتا ہے اور او کو کوئی نامحشر مشر یا اور اسٹے
 خود وہ عالم طلب کیا جو اللہ نے اپنے رسول پر اتارا ہے بلکہ زمین میں جہار باور جو جس نفس کے
 ویرانی کی تو ہم نہیں جانتے کہ اس کا حال کیا ہو گا اتنے اس عبارت سے ثابت ہوا کہ شرک کہیں
 اہل مذہب نہیں ہوتا ہے ہاں جو کفر ایسا ہی کہ منقاد ایمان نہیں ہے اور جہالت ایک شخص سے
 اتنا تا ہو گیا ہے تو وہ مرجو العتب ہے جس طرح کہ حق میں عورتوں کے آیا ہے یکفیر العتید
 یہ کفر بننے نا شکری، سپاسی کے ہوتا ہے یہ کفر نہیں ہے جس سے ایمان بالکل جاتا رہے
 یا جیسے زنا و شرب خمر کا کئے حتمی نہ پایا ہی کہ او سوقت ایمان زانی و شارٹ سارق و مخوم
 بدلتا ہے کہ یہ انواع کفر کے ایسے ہیں کہ ایمان کی ضد نہیں ہیں اور کفر و کفر انہیں انواع
 عبارت ہی ایسے کا بہرہست میں جنہر اخلاق کفر یا ملت کا آیا ہے اور ان کی جس داخل باز

مگر غلو نہ کر کو نہیں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی ہوتی ہوئی ہیں ایمان باقی رہتا
اگر اقل قلیل جو بیسے برابر ایک نہ یا نصف نہ یا ایک نہ رائی کے اتنی بات ہے کہ اس جگہ
حد جہل کا وہاں تک چل سکتا ہے بیشک کہ قبول حق سے بعد و موع دلیل کے انکار
وہ سنگبار نہیں ہے و مخرج جہل باعث اس قول یا عمل پر تھا اور اگر مساذلہ بعد بیان حق و
سلوع انوار دلیل کی یہی جہد باقی ہے اور حجاب طبع یا رسم یا قوم یا اہل غلو اصحاب
نہیب یا اہل قرابت یا محلیہ استیفاء جاہ و دولت مانع قبول اذعان ہے چوہیرہ کفر ہرگز
ضد ایمان کے ہو جاتا ہے اور یہ شرک اس قدر فاعل قائل کو شرک کہ تہ تک پہنچا دیتا ہے قال
خاندان قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالکاشۃ فحسبہ جھنڈو و بشر المہاد و قال تبارک
ان الذین یستکبرون عن عبادۃ ربہم یشغلون جہنم الخیرین کفر و شرک اس بدتر ہر دو چیز
کفر و شرک پر اور جہنم کے سات درکات ہیں تقسیم مدارج کی بحسب تفاوت احوال کفر و
شرک اور باعتبار قلت و کثرت و منف و قوت کی ہر کی عیاناً بالبد و عافاً بن التیم و حمد اس نے
کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے کہ از انجمل ایک جلاویا ہے مکانات سعیت کا جہان کہ اسد
رسول کی نافرمانی کی گئی ہے اس جگہ کو ڈاؤسے جہلج کہ حضرت فی مسجد فرما کر جلاویا ہوتا
اور حکم دیا کہ باقی کو ڈاؤسے وہ مسجد تھی جہن نماز پڑھی جاتی تھی اس کا نام لیا جاتا تھا لکن جبکہ
بنیاد او سکی ضرورت تفریق سلیمین ہوئی تھی اور ایک جاسی پناہ منافقین نہیں تھی اور جو کوئی گنا
ایسا ہو تو امام سلیمین پر واجب ہے کہ اس جگہ کو بیکار کر دی اور ڈاؤسے اور آگ سے جلا دی یا اسکی
صورت بلکہ اسکو کسی اور کام میں لینی جس کام کی لئے وہ جگہ بنائی گئی تھی اسکی لئے باقی

نچوڑی جو بیدار خان مسجد خزار کی پٹری تو پیر اور شاہد شہر کے گاکیا ذکر ہے کہ جہان
 قبر کے مجاور اور پجارسے لوگوں کو بلا کر خدا کی ہمہ شہر تھے ہیں و تو بلا و سنے لائق ہدم و
 احراق و تغیر کی ہیں بلکہ اور نکاح کرنا واجب تر ہے اسی طرح وہ محلات جو معاصی و فسوق کے میں
 جیسے دوکانات شراب فروشی اور دیگر منکرات کے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
 ایک پورے قریہ کو جہان شراب بکتی تھی اُنک سے جلادیا اور ویشہ شکننے کی دکان جلا دی
 اور اوسکا نام فویق رکھا اور سعد کا قصر حسین و عیت سی حجاب میں رہتے تھے جلادالا
 اور حضرت نے قصد کیا تھا کہ جو لوگ جماعات و جمعیہ میں حاضر نہیں ہوتے میں انکی گھر نہیں
 اُنک گھاوی جائے تاکہ وہ جل جائیں مگر یہ خیال مستورات و ذریات کی خیر خواہی سے
 واجب نہیں ہے بازار ہے اسمیٹج و درخت جسکے نیچے بیتہ الرصوان ہوئی تھی اور اس بیت
 و شجر کا ذکر قرآن میں آیا ہے جب لوگ اوسکی تعظیم کرتے گئے اور اوسکو مبارک سمجھتے تھے
 عمر بن خطاب نے جر سے کات کر پھینک دیا اگر صحابہ ایسے کام کرتے اور سد ذرائع شرک کا
 اہتمام نہ فرماتے تو یقیناً آج اسلام کا نام ہی کسی قطر زمین میں نہ پایا جاتا اس جدوجہد پر تو
 یہ حال ہو گیا ہے کہ اکثر امت اسلام شرک و بدعت کو دین و ایمان سمجھنے لگے ہر اور اتباع
 قرآن حدیث کو بدعت و ضلالت جان کر موحیدین کی جان و مال و مال و نام کے دشمن بنائی
 ہو گئے ہیں شارع نے جو فرمایا تھا کہ خود اسلام کا طرف غربت کے ہو گا اوسکا مسداق صد
 سال سے دنیا میں موجود ہو گیا ہے مسلمانان درگور و مسلمانی و کتاب ککا مجال ہے کہ وہ
 ان افعال شرک کا ذکر کرے اور پیر اوسکو کوئی مسلمان سمجھے فاللہ وانا الیہ راجعون

از خود ایک بیعت ہی کو وقت کرنا ایسی شے پر جو بڑی قربت نہیں سمجھتے ہیں۔ اس میں
 وقت کرنا درست نہیں ہے۔ اس صورت میں جو مسجد کہ قبر پر یا پاس قبر کے بنی ہے اور عظیم
 کرنا واجب ہے اسی طرح اگر کوئی مرد و مذکر مسجد کے مدفون ہو تو اسکو کہو درنگال دناے امام
 احمد وغیرہ نے اپنی رائے کی ہے دین اسلام میں اجتماع مسجد و قبر کا نہیں آیا ہے بلکہ حرام
 ان دونوں میں سے دوسری پر طاری ہو اسکو منع کر دے اور جو سابق ہو اسکی حکم
 رہے اور اگر معاہدہ دونوں کام کے باورین تو ہرگز جائز نہیں اور نہ یہ وقت صحیح ہے حضرت
 ایسی مسجد میں نماز پڑھنی سے منع فرمایا ہے اور جو کوئی قبر کو مسجد ٹھہرائی یا اوپر چراغ جلائے
 اسکو لعنت کی ہے بلکہ قبر کے پاس جماؤ کرنے سے یہی نہیں کی ہے میں کہتا ہوں یہ جہاد
 وغیرہ جماعت کو یہی شامل عام ہے فقہ اذین الاسلام الذی بعث بہ رسولہ
 ونبیہ وغیرہ بین الناس کما تدرے اختفی دوسری جگہ
 کہا ہے کہ یہی حکم ان مواضع کا ہے جنکو اہل شرک فی بیوت طواغیت ٹھہرایا اور بنایا ہے کہ
 اونکا ہدم کرنا اللہ ورسول کو نہایت درجہ محبوب و مرغوب ہے اور یہ ہدم و اہل اسلام و دین کے
 بغایت نافع و مفید ہے بہ نسبت اٹھانے میخانوں اور دوکانات منکرات کے یہ مشاہد جو قبور
 پر بنائی گئے ہیں اور اللہ کو چہرہ کر پونے باقی ہیں اور ان قبور والوںکی ساتھ طرح طرح کا شرک
 کیا جاتا ہے انکا باقی رکھنا اسلام میں حلال نہیں ہے بلکہ انکا ہدم کرنا واجب ہی اور انکا وقت کرنا
 اور انپر وقف کرنا درست نہیں ہے امام کو چاہیے کہ وہ انکو قطع کر دے اور اوقاف مذکور کو لشکر اسلام
 پر صرف کرے اور ان اموال سے مصالح مسلمانین پر استقامت لے جس طرح کہ حضرت معلم نے ان

بیوت طواغیت کو لیکر کچھ اونکے انذرات واستاذنذوراتی تھی اور جمع تھی جو کشتیاہ اولن
 بریا کے تھی جو امام کے گہر میں آتی ہیں سب کو صلح مسلمین میں صرف کر دیا تھا اور سارا مال
 بتخانوں اور میخانوں کا درستی اسلام میں خراج ہوا اور بیوت طواغیت کی باپس یہی کام
 ہوتے تھے جو کہ اب نزدیک شاہرہ وقبور کے ہوتے ہیں کچھ ان دنوں میں فرق نہیں ہے
 یہی نذر و تبرک و تمسح و تقبیل و سلام وہاں ہے تھا جو یہاں پر ہے قوم کا شرک یہی تھا کچھ وہ
 اس بات کی متفقہ نہ تھے کہ ہمارے معبود خالق ارض و سماں کبکے اونکا شرک مثل انہیں ارباب
 شاہ کی شرک کے تھا بلکہ اصل نفوس جاہل و گمراہ نے اللہ کی عبادت تو چھوڑ دی اور اس
 مخلوق کی تعظیم کرتے ہیں اور اسکو عبادت میں شریک ٹھہرا لیا غیر اللہ کے لئے رکوع و سجود
 و قیام و حلقہ نذر و طواف و صلی و تحبہ رجا و خوف و طاعت سب کچھ کرنے لگے بلکہ اس
 یہی کچھ اور زیادہ اور جس مخلوق کو یہ پوجتے ہیں اور اسکو برابر رب العالمین کے ٹھہرا دیا یہی
 لوگ برخلاف منقاد و دعوت رسل ہیں اور یہی غیر اللہ کو برابر اللہ کے بتاتے ہیں اور یہی ختم میں
 اپنی ضلالت کا اقرار بابت تسویر مذکور کے کریں گے اور انہیں کے حق میں اللہ نے یہ فرمایا کہ
 وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ اِندَادًا يُحِبُّنَ اَصْنَادًا ۚ يَتْلُو سُورَةَ الْاٰنۡشَادِ
 وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ۚ سُوۡرَةُ سَبۡشَرِ کہ یہی اور اللہ شرک کو نہیں بخشا ہے
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے یہ آیت شریفہ صریح پر او تری کہ نظیرین عارث اور چند نفر نے جو اسکی
 ساتھ تھے یہ بات کہی تھی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا درست ہے تو ہم ٹانگہ کو کارکن جانتے ہیں محمد
 کی نسبت زیادہ تر خدا تر شفاعت کی ہیں اور یہ آیت او تری قالہ مقاتل اس بنیاد پر اچکے

یہ تفسیل ہے کہ مالک شفاعت کی نہیں ہیں اور یہ دوست رکھنا اور کارکن ہونا انکا کو
 اور طالب شفاعت ہونا اونے کچھ موجب شفاعت کا نہیں ہو سکتا ہے پہلی کہ غیر مالک
 شفاعت کا نہیں ہے ہاں جسے حق کی گواہی ہی ہے اور وہ عالم ہے اگر ادا کی حق میں
 کوئی شفاعت کریگا تو یہ شفاعت اسکے الٹی سبب شہادت حق کے ہوگی وہی شہادۃ
 ان لا الہ الا اللہ کچھ مولات غیر اللہ کے سبب نہ ہوگی خواہ مالک ہوں یا نبی یا مصلح یا علی جو
 کوئی انہیں سے کسیکو کار ساز جانکر دوست رکھتا ہے اور اسکو پکارتا ہے اور اسکی قبر کا
 حج کرتا ہے یا اسکے موضع کا اور اسکی منت مٹاتا ہے یا اسکی قسم کھاتا ہے یا نہ پیش کرتا ہے
 اس الٹی کردار اسکا شفیع ہو جائے تو یہ کچھ اسکے کام یا پس اللہ کی نہ آئی گا بلکہ وہ سب سے
 زیادہ شفاعت سی دور بائر لگانا اللہ اسکا شفیع ہو گا اور نہ کوئی غیب اللہ کیونکر شفاعت نہ
 کی مگر اہل توحید و اخلاص کے اور جسے کسی دوسرے کو اپنا کار ساز نہیر اپنا تو وہ شہر کر ہی
 اور یہ قول عبادت جس سے قصد شفاعت کا کیا گیا ہی وہ اوس سے محروم رہیگا جیسے
 پوجنے والے مالک و نمبیاء و صالحین کی بامید شفاعت کی یہی پوجنا انکا اور شہر کرنا
 انکا موجب حرامان کا شفاعت سے ہو جائیگا اور وہ نقیض قصد کے ساتھ معاقب ہوگی
 اسلئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ اوس چیز کو شریک کیا جسکی کوئی دلیل الہی نہیں آتا کہ
 بہت سی گمراہ لوگ یہی گمان کرتے ہیں کہ شفاعت انہیں امور شہر کی کی سبب ہوتا ہے
 حطیح کہ شریکین نصاری کا گمان یہی تھا یا کہ ان اسلام کا ظن ہے جو کہ داعی خدائین
 یا قبر کا حج کرتے ہیں انکی مکان تہان چلا کا اور منت مانتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو

وہ ہماری شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من
 دون اللہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین
 یدعون یتبعون الی ما یھد الوسیلۃ الیھم اقرب ویرجون رحمۃ
 یدیحافون عذابہ ان عذاب ربکم کان محذوٰ وایک جماعت سلف فی کہا ہے کہ ایک قوم
 سیح و غریز و لاکر کو پوجتے تھے اللہ نے کہو لاکر کہید یا کہ وہ مالک کشف ضرر و تحویل بلا کی نہیں ہیں
 یعنی بلا کا ماننا اور منیبت کا دور کرنا ان کی خستیا میں نہیں ہے صلیح کہ وہ شفاعت کی ہی
 مالک نہیں ہیں اس آیت میں کوئی استثنا نہیں ہے اگرچہ اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے پھر
 فرمایا کہ جب کو یہ لوگ اللہ کو چہرہ کر پکارتے ہیں وہ خود اللہ کی رحمت کے راجی اور اسکے عذاب سے
 خائف اور اعمال صالحہ سے اسکا تقرب چاہتے ہیں صلیح کہ حال سائر مومنین کا ہی مال تعالیٰ
 ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ
 انتم مسلمون مسلم ہو اگر سو اللہ کی اور سیکو مربی و کار ساز نہیں انما کفر ہے اور یہ کفر فساد اسلام
 ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زیارت قبور کی دو طرح پر ہوتی ہے ایک شرعیہ دوسری بدعیہ
 شرعیہ مثل نماز پڑھنے کی ہے جائزہ پر اور مقصود اس سے دعا کرنا ہے وہ ظلی میت کی رہی
 بدعیہ سو یہ زیارت اہل شرک کے ہے اور اس جنس کی زیارت ہے جو فسادی کیا کرتے
 ہیں کہ بقیہ دعا و استغاثہ و طلب حاجت نزدیک قبر کے جاتے ہیں اور پاس قبر کے نماز پڑھ
 میت کو پکارتے ہیں سو صلیح کی زیارت نہ کسی صحابی نے کی اور نہ حضرت فی او سکا حکم دیا اور
 کسی شخص نے اللہ سلف ہی اسکو مستحب کہا علیہ حضرت فی دروازہ شد کہ کا بالکل بند کر دیا سو

پہلے قسم کی زیارت بمنس عبادت خدا اور جہان الی خلق اللہ سے ہے اور اس بزرگی زیارت کو
 حکم ہے اور دوسری قسم کی زیارت بمنس ہشہ اک بامداد و ظلم فی حق اللہ اور فی حق عباد اللہ سے ہے
 صحیح میں آیا ہے کہ جب یہ لیت اور فی الذین امنوا و لولیسوا ایمانہم بطلوا کا پرست
 بیماری ہوئی کہا ہم میں ایسا کون ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہیں کیا ہے عزت سے فرمایا
 مراد اس ظلم سے شرک جسے تمہارے قول بندہ صالح کا نہیں سمجھنا ان الشرک لظالمون و فرمایا
 اللہ و لا یصلحوا و بنا یعبد اور اللہ نے کہا جو قالوا لا تدن انما تکرہ و لا تدن و دنا
 و لا سوا عاقلین و یعوق فیہم ایک کرو و سلف فی کہا ہے کہ ہر ایک کو کہتے ہر کس کی
 قوم میں جب وہ مر گئے تو ان کی قبر پر رکھ دیا ان کی صورتیں بنائیں شروع بہ بد پرستی کا
 اسی جگہ سے ہو ابی سو بیہ جنس دین نصاریٰ میں سے ہے و نہ صحابہ و تابعین کی کبھی
 دعا کا پاس کسی قبر کے نبی کی ہو یا کسی اور کی نہیں کیا بلکہ اللہ اسلام نے کہ انہوں نے نزدیک متب
 رسول خدا صلوات کے واسطے دعا کے مکروہ کہا ہے اور بہت تیار کیا کہ یہ کام صحابہ تابعین
 نہیں کیا ہے بلکہ وہ لوگ حضرت اور صاحبین پر سلام کر کے چلے تھے بہتے ابن عمر جو اگر
 تبع سنت تھے جب مسجد میں آتے کہتے السلام علیک یا رسول اللہ السلام
 علیک یا ابا بکر السلام علیک یا عمر پیچھے جاتے زیادہ نہ پڑتے اسرار امام مالک وغیرہ
 فی نص کی ہے اور ابو یوسف وغیرہ علما کی نص یہ ہے کہ کسی شخص کو عید بات نہیں چھی
 کہ اللہ سے بوسید کسی مخلوق کے سوال کری انبیاء ہوں یا ملائکہ یا اور کوئی ایک بار مسلمانوں کی
 قحط لگا اور شدت پہنچی و اللہ سے دعا و طلب باران کرنی لگے اور اللہ کو بد دعا دینی لگے اور دعا

صاحبین میں استغناء و توسل کیا جس طرح کہ حضرت فی فرمایا ہے و ہل تنصرون
و تدنقون الہا بضغفاء کہ وہ بد عادت تھو و صلو تھو و اخلاص تھو
اونہوں نے کبھی یہ نہیں کیا کہ وہ ٹٹنی مال کی جی یا صلیح کی قبر کے پاس گئے ہوں یا کسی قبر کے
پاس نماز پڑھی ہو یا کوئی حاجت کسی مردی سے مانگی ہو یا اس کی سوگند اسد کو دی ہو جس طرح
کہ بعض لوگ کہتے ہیں اس اللہ بھوت و فلان و فلان بلکہ یہ سب جرم و عیبت
ہیں اور حضرت نے فرمایا بخیر القرون القرن الذی بعثت فیہ ثلہ الذین یلوون
ثلہ الذین یلوون ہم اور سارے مسلمانوں کا سبب بات پر اتفاق ہے کہ حضرت کے صاحبزادے
طیقات امت تھے انہی میں کہتا ہوں کہ وہ اعلیٰ دریافت انہماں توحید کے بعد سورۃ فاتحہ کے
سورۃ اخلاص یعنی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کفایت کرتے ہیں اگر کسی سے
زیادہ تبرک و تکرر و تامل مبالغی و معانی قرآن میں نہیں ہو سکتا ہے جب یہ بات نزدیک
ہر موافق و مخالف کی مسلم و متفق علیہ کی زمانہ مشہورہ بالخیر قطعاً ازمنہ ابعد سے عقیدہ و
عمل میں بہر و سبب لوث تھا تو اب جو بات اوس زمانہ کی لوگوں سے ثابت نہیں ہے اسی راویین
سرووف و مروج تھے یا جبر اونہوں نے انکار کیا تھا یا برخلاف ان کی سیرت کی ہی وہی شک
کسی نوع شرک یا بدعت یا عصیت یا حرجت یا کراہت میں خالی نہیں جاسکتی ہی فتوحات کہیہ کے باب
۹۱ میں کہا ہے صحابہ تفسیر اہل بیت کی جو حق میں شرک اگر کی نازل ہوئی ہیں اس طرح پر کرتی تھی کہ شرک اگر
کو پہنچا مل ہو اگر کوئی غیر اس کی سچی قسم ہی کہا ہے تو وہ میں غموس شئی ہو کہ ہی معصیت میں قائم و جبر ہے
جو بچوں کی کھلے میں لٹکائی جائے وہ اعلیٰ حفظ کی نظر بدی اور اگر قرآن کی آیت لٹکائی ہے تو بعض سلف

رخصت دیتے ہیں اور بعض نسخ کہتے ہیں ابن مسعود اسی طرف گئی ہیں فی کو عوام کہتے ہیں
 جو شرک نہ ہو وہ بڑا دلیل اس سے مخصوص ہے حضرت فی رقیہ صبیحہ بنی شریک کی رخصت دی تھی
 اور تو کہ جس سے عورت طرف زوج کے اور شوہر طرف زوجہ کی دوست ہو باہمی شرک ہے
 پہلے پہنچا اور تاکا باندھا و نحو ہا و علی رفع و دفع ہا کی شرک ہے قال تعالیٰ قل افرایتم
 ما تدعون من دون الله ان ابادنی الله بضرھن کا تشفیات حضرت فی رخصت فی
 پمیل کے چلے اور وعدے سے نہیں فرمائی ہے خدیجہ نے ایک شخص کے ہاتھ میں تاکا دیکھا جو
 دفع نجا کے لئے باندھا تھا اور سکو تو زوالا اور کہا و ماؤ من اکثرھم باللہ اھ و ہم مشرکون
 کہ نہ کی نعمت کو طرف غیر کے مشرب کرنا ہی شرک ہے قال تعالیٰ یعرف نعمة الله
 تشوین کر و نصا مجاہد فی کہا جیسی کہنا کہ یہ مال میرا ہے یعنی اپنی باپ سی میراث میں باپ ہی شرح
 منقہ تین کہا ہی کہ دفع قبورین قباب و شاہ بی بی خول ادنی داخل ہیں اور ایک طرح کا سجدہ نہیں ہے قبور کو
 حضرت فی اسکے فاعل کو لغت کی ہے ان گور پرستوں کی کوئی چیز باقی چھوڑی جو کہ اہل باہت
 اقسام کی کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی ہی بت کی فانا بیدار باوجود اس شکر شیعہ و کفر قطع کے کوئی
 شخص ایسا نہیں ملتا ہے جو کہ اس کی لئے غضبناک ہو اور معافیٰ بن جنت ہی نہ کوئی عالم اور نہ کوئی
 شعلہ اور نہ کوئی امیر و وزیر اور نہ کوئی بادشاہ فیما علماء الدین و یامملوک المسلمین ای ہر
 الاسلام اشد من الکفر و ای بلاء هذا الدین اضر علیہ من عبادة غیر الله و ای
 مصیبة یصاب بها المسلمون تعدل هذه و ای منکر یحجب انکارہ ان لو یکن انکار
 هذا الشرک البین واجبات

لقد اسمعت لونا ديت حيا
ولو نأمر انفقت لها اضاءات

ولكن لا حياة لمن تنادي
ولكن انت تنفخ في صر صا

١٣ ربيع الثاني ١٤٠٢ هـ الموافق ١٠ مارس ١٩٨١ م
شوال سنة ١٤٠٢ هـ كبر راسا ليكنين م هو والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

فهرست رسائل اردو

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
١	الاتوا على مسئلة الاستوار	١٣	بشارة الفراق
٢	الضياع المحج في فضائل آية	١٥	بذل النفقة في الاكلان العرب
٣	اقتا العن بالقاء المحن	١٦	تمتة الصبي في ترجمة احاديث النبي
٤	امامة السكرا بامامة الصبر الشكر	١٧	تقوية الايمان شرح حديث حماد بن ابراهيم
٥	الانفكاك عن مرام اسم الاشراك	١٨	ترجمان القرآن بطائفة البيان
٦	اقتباب الساتية	١٩	ترجمان وبابيه
٧	ايتا انديام بجله الاجسام	٢٠	تعليم الايمان
٨	اقتا السعادة بايتا العلم على العباد	٢١	تعليم الصلوة
٩	اقتا الرقود بايتا اليعوم العبود	٢٢	تفسيح الكرب بالتوجه عن الذنوب
١٠	اتباع احسنه في ملكه اليا لم السنه	٢٣	توزيع العباد الى الدرجات في يوم الحما
١١	اخلا والفتا والى توحيد رب الجاد	٢٤	تعليم الصيام
١٢	اخلاص التوحيد للحميد الحميد	٢٥	تعليم الزكوة
١٣	اسعاد العباد في حقوق اولادهم الاولاد		

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
٢٦	تسليم الحج	٢٦	سنة الجمال
٢٧	تسليم الذكر والعسا	٢٧	سبيل الرشاد
٢٨	تحسين الخمر والزناء والواط	٢٨	صلاح ذات البين
٢٩	التفكيك عن اثم التشريك	٢٩	صدق اللجا الى اخوتك والرحا
٣٠	تسهيل الكمال في محال المحرمات	٣٠	خودش من شرح حديثي الاسلام
٣١	تبشير العاصي بتبئير العاصي	٣١	على خمس
٣٢	تسوية الحساب	٣٢	طراز الخمر في احكام الحج والعمرة
٣٣	تذكير الكل بتبئير الفاتحة واربعة قل	٣٣	حاقبة المتقين
٣٤	حديث الفاشية	٣٤	نخبة القاري شرح لاشيات البخاري
٣٥	حسن الساعي الى اصلاح العربة والارح	٣٥	غراس الحجة في الاذكار والادعية
٣٦	خيصة الخيصة	٣٦	فتح الغيث بفتح الحديث
٣٧	دعوة الداع الى اتباع الله على الاتباع	٣٧	فتح الخلاق بطحاك المنن والاعلاق
٣٨	دعوات الايمان الى توحيد الرحمن	٣٨	فتح الباب في عقايد اولي الالباب
٣٩	دور القلب القاسي بتذكير الموت للناس	٣٩	فصل الخطاب في فضل الكتاب
٤٠	رفو الخصة بشرف الحرفة	٤٠	فتنة الانسان من قضاياه واثامه
٤١	زيادة الايمان	٤١	قواعد الانسان على اتباع خطى النبي

نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب
٥٨	قواطع البشر عن انواع الشر	٤٨	ملاک السعادة في افراد السعادة في ابواب
٥٩	تفضية المقدور في احوال الموتى	٤٩	سهاج البعيد الى معراج التوحيد
٥٩	كشف الغم عن اقتراف الآثام	٥٠	مراد المرید في اخلاص التوحيد
٦٠	كشف الشر عن حجب الذکر و الفکر	٥١	منجيات مملکات
٦١	كشف الشامخ عن غربة الاسلام	٥٢	المعتقد المعتقد
٦٢	اللوامع المعتقد بتوحيد الرب المعبود	٥٣	الفتح السديد لوجوب التوحيد
٦٣	العتيا والعتی فی ذم النفاق	٥٤	وسيلة النجاة في آيات الصلوة
٦٤	لسان العرفان الناطق بامیال الناس		والصوم والحج والزکوة
٦٥	مکارم الاخلاق	٥٥	بإدعى القلب السليم الى ابواب
٦٦	محو الخبایا بالاستغفار والتوبة		جنات النعيم
٦٧	محاسن الاحمال		

